http://www.NastaliqOnline.ir

سورة الدهر

آیات ۸ - ۱۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا وَّيَتِيۡمًا وَّاَسِيۡرًا ﴿۸﴾
اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُكُوۡرًا ﴿۹﴾
اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا يَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِيۡرًا ﴿۱۰﴾
فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ وَلَقّٰهُمۡ نَضۡرَةً وَّسُرُوۡرًا‌ۚ ﴿۱۱﴾
وَجَزٰٮهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً وَّحَرِيۡرًا ۙ ﴿۱۲﴾
مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ۚ لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا‌ۚ ﴿۱۳﴾
وَدَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ﴿۱۴﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضُيِّعَتْ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرْ السَّاعَةَ – صحیح البخاری

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا اس کا ضائع ہونا کس طرح ہے یارسول اللہ ﷺ، آپؐ نے فرمایا کہ جب کام نااہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو (جلد سوم: حدیث نمبر 1443)

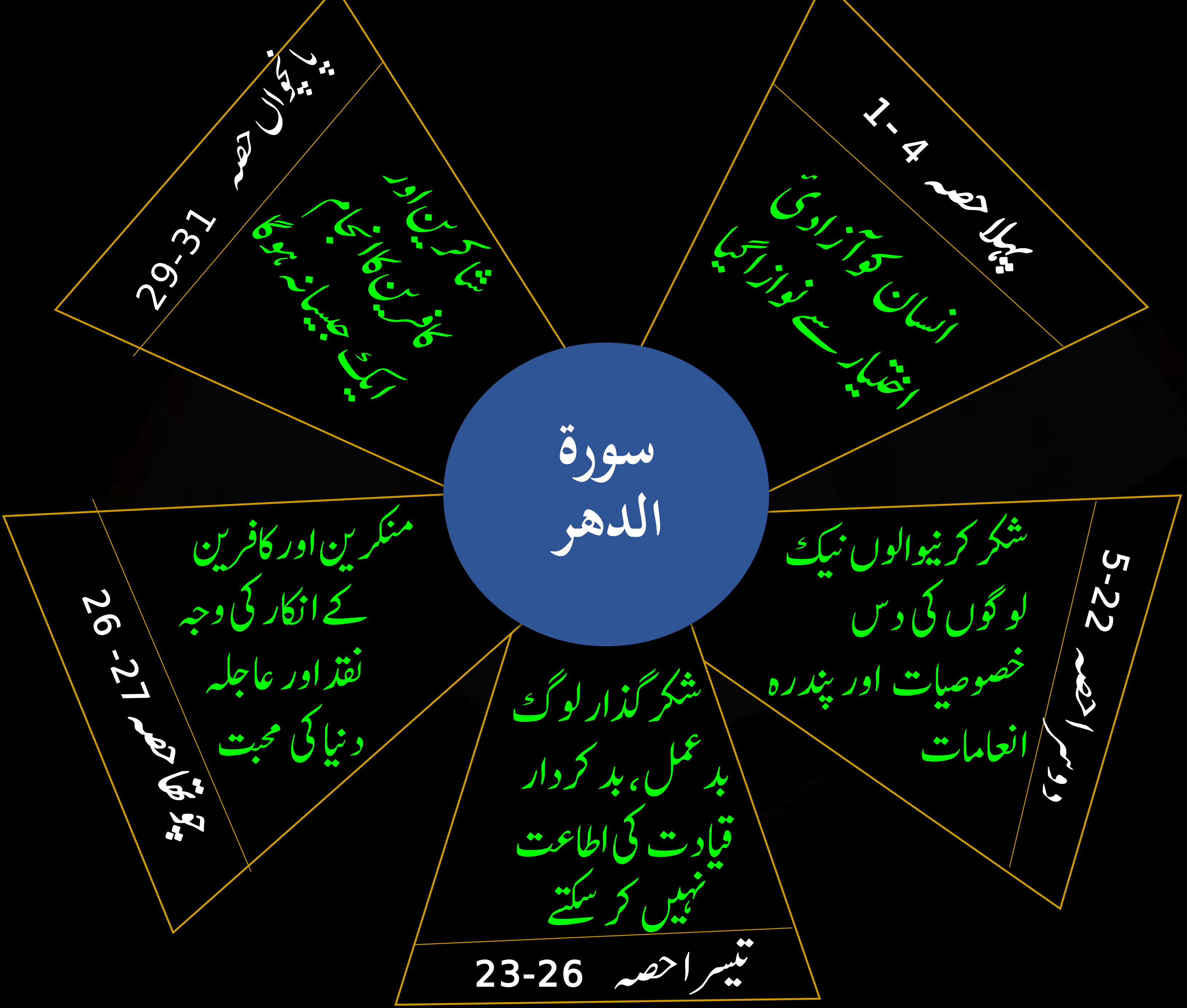
سورة الدهر
پہلا حصہ 1-4
انسان کو آزادی اختیار سے نوازا گیا
دوسرا حصہ 5-22
شکر کرنیوالوں نیک لوگوں کی دس خصوصیات اور پندرہ انعامات
تیسرا حصہ 23-26
شکر گذار لوگ بد عمل، بد کردار قیادت کی اطاعت نہیں کرسکتے
چوتھا حصہ 26 -27
منکرین اور کافرین کے انکار کی وجہ نقد اور عاجلہ دنیا کی محبت
پانچواں حصہ 29-31
شاکرین اور کافرین کا انجام ایک جیسا نہ ہوگا

سورة الدهر

مرکزی
مضمون

انسان کو آزادیٔ اختیار حاصل ہے
اسکو شکرگذار بن کر آزادی کا صحیح
استعمال کرنا چاہیئے اور اسلام کا صحیح
راستہ السبیل اختیار کرنا چاہیئے ایسے
لوگوں کیلیئے اللہ کے ہاں بے حد
انعام بد کردار ناشکروں کی اطاعت
سے اجتناب

وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا وَّيَتِيۡمًا وَّاَسِيۡرًا ﴿۸﴾

وَيُطۡعِمُوۡنَ - اور وہ کھلاتے ہیں أَطْعَمَ يُطْعِمُ ، إطعامًا (کھانا) کھلانا
(IV افعال)

الطَّعَامَ - کھانا

عَلٰى حُبِّهٖ - اس کی محبت پر حُبِّهٖ کی ضمیر اللہ کی طرف* (اللہ کی محبت پر)

مِسۡكِيۡنًا - کھانا

وَّيَتِيۡمًا - اور یتیم کو

وَّاَسِيۡرًا - اور قیدی کو ماده: ا س ر

أَسَرَ يَأسِرُ ، أَسْرًا
باندھنا، قیدی بنانا

○ اسار: وہ رسی جس سے کسی کو باندھا جائے- اسیر: باندھا ہوا (قیدی)

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ
اَسِيْرًا ۝٨

اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا
کھلاتے ہیں۔

And they feed, for the love of Allah, the indigent, the orphan, and the captive

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨

- یہ اللہ کے نیک بندوں کے رویے کا بیان ہے کہ وہ مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کی ضرورتیں، خود اپنی ضرورتیں نظرانداز کرکے پوری کرتے ہیں خلق کے ساتھ
- صرف اللہ کی رضا کی خاطر۔ غرض یہ کہ مالی عبادتوں میں بھی اخلاص کامل ملحوظ رکھتے ہیں
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی وفاداری کا مقام حاصل کرنے کے لئے یہ بات ضروری قرار دی گئی ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں وہ چیز خرچ کرے جو اس کو خود عزیز ہو۔ خواہ اس وجہ سے عزیز ہو کہ وہ بذات خود قیمتی ہے یا اس وجہ سے کہ وہ اس کا ضرورت مند ہے

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۝٨

- اس فضیلت کا تعلق صرف کھانا کھلانے سے نہیں بلکہ زندگی کی ہر ضرورت پورا کرنے سے (لفظ طعام میں دیگر ضروریات زندگی بھی- قرآن کی رو سے)
- یہاں قیدی سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قید میں ہو، خواہ کافر ہو یا مسلمان، خواہ جنگی قیدی ہو، یا کسی جرم میں قید کیا گیا ہو، خواہ اسے قید کی حالت میں کھانا دیا جاتا ہو یا بھیک منگوائی جاتی ہو، ہر حالت میں ایک بے بس آدمی کو جو اپنی روزی کے لیے خود کوئی کوشش نہ کر سکتا ہو، کھانا کھلانا ایک بڑی نیکی کا کام ہے (ت ق)
- **موجودہ زمانے میں اس آیت کا اطلاق کہاں کہاں پر ؟** معاشرے کے بے بس طبقوں، بے یارومددگار قیدیوں، جدید غلامی کا نسل در نسل شکار بھٹہ مزدوروں یتیموں، بیواؤں، ناگہانی آفات کا شکار ضرورتمندوں اور جبر کا شکار انسانوں.....

اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوۡرًا ﴿۹﴾

کلمۂ حصر - Preventive particle

اِنَّمَا - صرف (اور صرف)

نُطۡعِمُکُمۡ - ہم تمہیں کھلاتے ہیں

لِوَجۡهِ اللّٰهِ - اللہ کے چہرے کے لیئے (اللہ کی رضا کے لیئے)

لَا نُرِيۡدُ - نہیں ہم چاہتے أَرَادَ يُرِيْدُ، إِرَادَةً چاہنا، ارادہ کرنا (IV افعال)

مِنۡكُمۡ - تم سے

جَزَآءً - کوئی بدلہ

وَّ لَا شُكُوۡرًا - اور نہ شکریہ

شکور ۔ شَكَرَ يَشْكُرُ کا مصدر
بمعنیٰ شکر کرنا ۔ شکر گزاری

اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡہِ اللّٰہِ لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً وَّ لَا
شُکُوۡرًا ﴿۹﴾

(اور اُن سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر
کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ

(Saying),"We feed you for the sake of Allah alone:
no reward do we desire from you, nor thanks.

اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُكُوۡرًا ﴿۹﴾

- اطعامِ طعام محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کیلئے
- یہ انفاق کے باطنی محرک کا بیان ہے
- مومن صادق کی شان یہی ہوتی ہے اور یہی ہونی چاہیے کہ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہی کے لیے ہو
- محسن اور ممنون کے لئے الگ الگ احکام اسلام کی انتہائی اعلیٰ و ارفع تعلیمات میں سے احسان کرنے والوں کو اسلام کی تعلیم کہ وہ اس سے جس پر احسان کیا گیا ہے کسی طرح کے معاوضہ، بدلہ حتیٰ کہ شکریہ تک کی بھی توقع نہ رکھیں
- جس پر احسان کیا جائے اس کو یہ تعلیم کہ وہ احسان کرنے والے کا ضرور شکریہ ادا کریں۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مَنۡ لَا یَشۡکُرُ النَّاسَ لَا یَشۡکُرُ اللّٰهَ یعنی جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا کرنا نہیں جانتا وہ اللہ کا کیا شکر ادا کرے گا؟

اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا يَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِيۡرًا ۝١٠

اِنَّا اِنَّ + نا - بیشک ہم

نَخَافُ - ہم ڈرتے ہیں

مِنۡ رَّبِّنَا - اپنے رب سے

يَوۡمًا - ایک ایسے دن سے (جو)

عَبُوۡسًا - منہ بگاڑ دینے والا (ہو گا)

قَمۡطَرِيۡرًا - سخت تکلیف دہ

○ مادہ : ق م ط ر فعل رباعي

○ اس مادے سے قرآن میں بس یہی لفظ

مادہ : ع ب س

عَبَسَ يَعْبِسُ ، عَبْسًا وعُبوسًا

دل کی تنگی کے باعث تیوری چڑھانا

عباس : شیر - سخت مزاج آدمی

إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾

ہمیں تو اپنے رب سے اُس دن کے عذاب کا خوف
لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہو گا

We only fear a Day of distressful Wrath from the side of our Lord.

اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا يَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِيۡرًا ﴿۱۰﴾

- یوم قیامت کا خوف و ڈر۔ اصلاح احوال کی اصل بنیاد
- ابرار۔ بندگان صدق و صفا کا قول ۔ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا
- یہ احسان کرنے والے نیکی کرنے اور شکریہ تک کی توقع نہ رکھنے کے باوجود اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کے عمل میں کوئی تقصیر باقی نہ رہ جائے۔ اور اس دن ان سے باز پرس نہ ہو جس کے نظارہ سے ہی سب کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ہیبت اور دہشت طاری ہو جائے گی۔
- یہ اطعامِ طعام کی دوسری علت ۔ پہلی اللہ کی رضا

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ﴿١١﴾

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ - پس بچالیا ان کو اللہ نے مادہ: وق ع

○ وَقٰى يَقِي ، وَقْيًا و وِقَايَةً بچانا، محفوظ رکھنا (اِتَّقٰى يَتَّقِي ڈرنا VIII)

○ اردو میں : تقویٰ، متقی، اتقاء، اتقیاء

شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ - اس دن کے شر سے

وَلَقّٰىهُمْ :- اور دی ان کو لَقّٰى يُلَقّي ، تَلْقِيَةً عنایت کرنا... II

نَضْرَةً - تازگی نَضَرَ يَنْضُرُ ، نَضْرَةً ... نرم، خوبصورت، چمکدار

وَّ سُرُوْرًا - اور سرور (خوش دلی)

وَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ
سُرُوْرًا ۚ ⑪

پس اللہ تعالیٰ انہیں اُس دن کے شر سے بچالے گا اور
انہیں تازگی اور سرور بخشے گا۔

But Allah will deliver them from the evil of that Day, and will shed over them a Light of Beauty and (blissful) Joy.

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ﴿۱۱﴾

- اہل ایمان کے صلہ و بدلہ کا ذکر و بیان
- چہروں کی تازگی اور دل کا سرور۔ دوسرے الفاظ میں روز قیامت کی ساری سختیاں اور ہولناکیاں صرف کفار و مجرمین کے لیے ہوں گی
- نیک لوگ اس دن ہر تکلیف سے محفوظ اور نہایت خوش و خرم ہوں گے۔
- لَايَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ 21/103
- وہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت اُن کو ذرا پریشان نہ کرے گا، اور ملائکہ بڑھ کر اُن کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۙ ﴿۱۲﴾

وَجَزٰىهُمْ - اور بدلہ دیا انہیں

بِمَا - جو

صَبَرُوْا - انہوں نے صبر کیا

جَنَّةً - جنت

وَّحَرِيْرًا - اور ریشمی لباس

- اعلیٰ قسم کا باریک ریشم کا کپڑا۔قرآن میں تینوں جگہ پر اہل جنت کے لباس کے طور پر ذکر

وَ جَزٰىهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً وَّ حَرِيۡرًا ۙ﴿۱۲﴾

اور اُن کے صبر کے بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشمی لباس عطا کریگا

And because they were patient and constant, He will reward them with a Garden and (garments of) silk.

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۙ﴿۱۲﴾

- راہ حق پر صبر واستقامت کا صلہ و بدلہ جنت اور اس کی نعیم مقیم
- **صبر** یہاں بڑے وسیع معنی میں استعمال ہوا ہے، بلکہ در حقیقت صالح اہل ایمان کی پوری دنیوی زندگی ہی کو صبر کی زندگی قرار دیا گیا ہے
- ہوش سنبھالنے یا ایمان لانے کے بعد سے مرتے دم تک کسی شخص کا اپنی ناجائز خواہشوں کو دبانا، اللہ کی باندھی ہوئی حدوں کی پابندی کرنا، اللہ کے عائد کیے ہوئے فرائض کو بجالانا، اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنا وقت، اپنا مال، اپنی محنتیں، اپنی قوتیں اور قابلتیں، حتی کہ ضرورت پڑنے پر اپنی جان تک قربان کر دینا

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۙ﴿۱۲﴾

- ہر اس لالچ اور ترغیب کو ٹھکرا دینا جو اللہ کی راہ سے ہٹانے کے لیے سامنے آئے، ہر اس خطرے اور تکلیف کو برداشت کر لینا جو راہ راست پر چلنے میں پیش آئے
- ہر اس فائدے اور لذت سے دست بردار ہو جانا جو حرام طریقوں سے حاصل ہو، ہر اس نقصان اور رنج اور اذیت کو انگیز کر جانا جو حق پرستی کی وجہ سے پہنچے، اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے پر اعتماد کرتے ہوئے کرنا کہ اس نیک رویے کے ثمرات اس دنیا میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ملیں گے
- ایک ایسا طرز عمل ہے جو مومن کی پوری زندگی کو صبر کی زندگی بنا دیتا ہے

یہ ہر وقت کا صبر ہے، دائمی صبر ہے۔ ہمہ گیر صبر ہے اور عمر بھر کا صبر ہے

مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ ۚ لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا‌ ۚ ﴿۱۳﴾

مُتَّكِـِٕيۡنَ - ٹیک لگائے ہوں گے   مادہ : و ك أ

- وَكَأ : سہارا لینا - ٹیک لگانا   اس مادے سے قرآن میں سہ حرفی لفظ نہیں
- اِتَّكَأَ يتّكِئ ، اِتِّكاءً   ٹیک لگا کر بیٹھنا   VIII افتعال
- مُتَّكِئ   ٹیک لگا کر بیٹھنے والا   مُتَّكِئِيْن   ٹیک لگا کر بیٹھنے والے
- اردو میں : تکیہ ، تکیہ کلام

فِيۡهَا - اس میں

عَلَى الۡاَرَآئِكِ - تختوں پر (مسندوں پر)

- اریکة _ آراستہ ومزین تخت - اسکی جمع ارائک

مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ ۚ لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا‌ ۚ‏ ﴿۱۳﴾

لَا يَرَوۡنَ - نہ وہ دیکھیں گے

- رَأَى يَرَى ، رُؤيَةً دیکھنا، رائے رکھنا، فیصلہ کرنا .....

فِيۡهَا - اس میں

شَمۡسًا - دھوپ

- شمس : سورج کے لیئے بھی اور سورج کی دھوپ کے لیئے بھی

وَّلَا - اور نہ

زَمۡهَرِيۡرًا - سردی (سخت ٹھنڈ) (Freezing Cold)

مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ ۚ لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا
شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا‌ ۚ ﴿۱۳﴾

وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے۔ نہ
اُنہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھر۔

Reclining in the (Garden) on raised thrones, they will see there neither the sun's (excessive heat) nor bitter cold

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۚ ﴿۱۳﴾

- اہل جنت کے آرام و راحت کی تصویر
- اللہ تعالیٰ ابرار کو جنت میں ایسی شان و شوکت عطا فرمائے گا کہ وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے اور گرمی اور سردی* دونوں کی اذیتوں سے بالکل محفوظ ہوں گے
- سورج اور زمہریر نہ دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ گرمی اور سردی دونوں کی اذیتوں سے محفوظ رہیں گے
- ان کے سورج میں روشنی اور قوت بخشی تو ہوگی مگر اس میں حدت اور تمازت نہ ہوگی۔ وہاں کا موسم معتدل اور پُربہار رہے گا۔ خزاں کی نحوست اور بادِ زمہریر (یخ ٹھنڈی ہوا) اسے ان کو کبھی سابقہ پیش نہیں آئے گا۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾

وَدَانِيَةً - اور نزدیک ہو رہے ہوں گے ماده: د ن و قریب، چھوٹا، تھوڑا

- دَنَا يَدْنُو نزدیک ہونا، نزدیک آنا
- اس سے اسم فاعل دانٍ نزدیک ہونے والے دَانِيَةً اسم فاعل مؤنث
- اردو میں : دنیا، ادنیٰ

عَلَيْهِمْ - ان پر

ظِلٰلُهَا - ان کے سائے

- ظِل کی جمع ظِلال - ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہنچے

وَ دَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ﴿۱۴﴾

وَ ذُلِّلَتۡ - اور مطیع کیئے (جھکائے) گئے ماده: ذ ل ل

○ ذَلَّ يَذِلُّ پست ہونا، بردبار ہونا، فرمانبردار ہونا (I)

○ ذَلَّلَ يُذَلِّلُ ، تَذْلِيلاً لٹکا دینا، کسی کو گرادینا، تذلیل کرنا (II)

○ اردو میں : ذلیل، ذلت، تذلیل، ذلالت، مذلّت، تذلّل (عاجزی)

قُطُوۡفُهَا - ان کے گچھے

○ قِطْفٌ واحد، قُطُوف جمع (پھلوں) کے گچھے Clusters (of fruit)

تَذۡلِيۡلًا - جھکا کر (جیسے جھکائے جانے کا حق ہے)

وَ دَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ﴿۱۴﴾

جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہو گی، اور
اُس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے

And the shades of the (Garden) will come low over them, and the bunches (of fruit), there, will hang low in humility.

وَ دَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ﴿۱۴﴾

- اہل جنت کے سایوں اور ان کے پھلوں کی کیفیت کا ذکر و بیان
- جنت کے درختوں کے سائے نہایت گھنے اور جھکے ہوئے ہوں گے
- اس کے پھلوں کے خوشے جنتیوں کے تابع اور ان کی دسترس میں ہوں گے۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، غرض جس طرح چاہیں گے توڑ سکیں گے کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے ان کو کوئی کاوش نہیں کرنی پڑے گی۔
- جنت کی نعمتوں، لذتوں، راحتوں کی ایک ایک تفصیل کا بیان مخاطبین اول (عربوں) کے فہم ومذاق کی رعایت سے
- جس سے خاص طور پر کلام مؤثر بھی ہوگیا اور بلاغت کلام اور فن خطابت دونوں کے اصول اعلی پہ مبنی بھی